Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

عید مبارک

غزالہ فرخ

زرش پاؤں، پاؤں چلنے لگی تھی۔ میری نظر ذرا اِدھر اُدھر ہوتی تو کبھی پانی میں گھس جاتی اور کبھی توڑ پھوڑ میں مصروف ہو جاتی۔ میں صبح سے اس کے پیچھے تھی ابھی الماری سے کپڑے نکال کر پھینک دینے پر چلّا رہی تھی کہ وہ استری اسٹینڈ کے نیچے گھس کر بجلی کے سوئچ کو ہاتھ لگانے لگی، میں تیزی سے آگے بڑھی اور یک دم اس کے نرم سے رخسار پر تھپڑ جڑ دیا۔ اس کے روئی کے گالے جیسے نرم رخسار پر میرے ہاتھ کا وہ لمس..... ننھی زرش کو حیران تو کر

www.urdupalace.com

ہی گیا۔ میں خود بھی یک دم حواس باختہ سی ہوگئی۔ وہ میری جان تھی، میری زندگی، میری زندگی کا حاصل، دل میں دکھ کا احساس جاگا، بچی کو گود میں لے کر اس کا سر سہلایا ماں کی توجہ پا کر وہ اور بھی زور سے رونے لگی...... اسے گود میں لے کر پچکارا، پیار کیا۔ بچی تھی جلد ہی بھول گئی اور پھر سے انہی تخریبی کاموں میں مصروف ہوگئی ...مگر میرا ذہن آزاد نہیں ہوا وہ الجھ سا گیا تھا جیسے کسی باریک سی گرہ نے اسے جکڑ لیا تھا، رات خزیم آگئے تو میں کچھ الجھی سی تھی۔ ان کو کھانا دیا کھانے کے بعد وہ ادرک کا قہوہ پیتے تھے، سب کچھ کیا مگر ایسے لگتا تھا جیسے میں اپنے حواس میں نہ تھی۔

"کیا بات ہے، نور۔"

"کیا ہوا؟" میں چونک گئی۔

"یوں لگتا ہے جیسے نیند میں چل رہی ہو، ٹھیک تو ہو ناں۔"

"خزیم آج میں نے زرش کو تھپڑ جڑ دیا۔ اصل میں وہ رک ہی نہیں رہی تھی۔ سوئچ میں انگلی دینے لگی تو......"

"تو اچھا کیا ناں...... تم ماں ہو تو ہر غلط شے سے بچانا تمہارا فرض ہے اور......" کھوئی، کھوئی تو پہلے ہی تھی ان الفاظ نے تو جیسے میرے اعصاب کو شکستہ سا کر ڈالا۔ رات خزیم سو گئے، زرش بھی تھک سی گئی تھی وہ بھی جلد ہی سو گئی مگر میں اپنی یادوں کے صحرا میں تنہا رہ گئی۔

☆☆☆

جب ابو جی میرے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے میں بے بس سے ہو گئے تو میں نے خود میدانِ عمل میں اترنے کا فیصلہ کر لیا، ابو جی کو تو میں نے اپنے تئیں مطمئن کر دیا، بھلا میرے پیارے ابو جی میری تعلیم کے بارے میں کیسے کوئی انا کا سوال بنا کر غلط فیصلے پر اڑے رہتے مگر مسئلہ جاب ڈھونڈنے کا تھا۔ ابھی میں خود انڈر گریجویٹ تھی زیادہ سے زیادہ ٹیوشنز ہی پڑھا پاتی مگر اس غریب محلے میں بھلا کون بچوں کو پڑھواتا...... مگر اللہ کی ذات بڑی رحیم ہے۔ اسی نے راہ سجھا دی۔ ہمارے محلے سے ہٹ کر مالی لحاظ سے ذرا بہتر آبادی تھی، گھر بھی خوب صورت تھے اور مکین بھی پڑھے لکھے اور باوقار...... خزیم سے پہلی ملاقات پر میں بہت گھبرا رہی تھی، ان کی بیوی ان کا ساتھ چھوڑ گئی تھی۔ ایک سات سالہ بیٹی تھی روما...... ماں کی کمی نے اسے خاموش سا کر دیا تھا۔ سہمی ہوئی مغموم سی بچی تھی۔ اسکول میں بھی کسی سے دوستی نہ تھی اور گھر میں بھی دبی سی رہتی۔

ہمارے ساتھ والی خالہ کا بیٹا شفقت رکشا ڈرائیور تھا۔ وہ صبح بچوں کو اسکول چھوڑنے اور واپس لانے والی ڈیوٹی کرتا تھا۔ اصل میں شفقت نے ہی میرے لیے یہ نوکری تلاش کی تھی۔ خزیم بہت اچھی جاب پر تھے۔ روپے، پیسے کا کوئی مسئلہ نہیں تھا بس بیٹی کی تنہائی کا احساس انہیں بے چین کیے ہوئے تھا۔ وہ روما کے لیے ایک استانی چاہتے تھے اور ایک رفیق بھی...... گھر میں کام کرنے کے لیے آیا جی تھیں اور دو ملازم اور بھی...... وہ خود دفتر سے دیر سے لوٹتے سو اس گھر میں نوکری کرنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی، روما پڑھائی میں کمزور نہ تھی بس اسے ایک کمپنی کی ضرورت تھی اور وہ اپنا ہوم ورک جلد ہی مکمل کر لیتی۔ اس کے بعد بھی میں کافی وقت اس کے ساتھ بتاتی۔ اپنی کتابیں ساتھ لے جاتی اور وقت ملتا تو اپنی پڑھائی بھی کر لیتی۔ سہ پہر کی چائے اور اس کے ساتھ اسنیکس میں ہی روما کو دیتی۔ آیا جی بھی خوش تھیں اور روما کے پاپا بھی مطمئن...... میرا ان سے سامنا کم ہی ہوتا مگر جب بھی ملاقات ہوتی وہ بڑی تعظیم سے پیش آتے۔

"روما احساسِ محرومی کا شکار ہو چکی تھی نور جی! مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ سے ملنے کے بعد اس کا اعتماد لوٹ رہا ہے، وہ مجھ سے کوئی مطالبہ کوئی ضد نہیں کرتی تھی مگر اب وہ زندگی کی طرف واپس لوٹ رہی ہے۔" وہ خوش تھے اور میں تو بہت خوش...... تنخواہ بہت معقول تھی۔ میرے تعلیمی اخراجات پورے ہونے کے بعد بھی مناسب رقم بچ جاتی...... ابو جی میری سیلری کا ایک روپیہ بھی خرچ نہ کرتے بقایا رقم سے میں اپنے لیے کچھ لے لیتی۔ میرا کپڑا، جوتی بہتر ہو گیا تھا۔ زندگی ایک اچھی ڈگر پر چل رہی تھی مگر ایک دن عجیب سا واقعہ ہوا۔

ساتھ والی خالہ شفقت اپنے بیٹے کے لیے میرا رشتہ لے کر امی جان کے پاس آ گئیں۔ دونوں بھائی چھوٹے تھے، میں ہی بڑی تھی، امی جان میرے لیے پریشان

www.urdupalace.com

رہتیں۔ خالہ جان نے مدعا بیان کیا تو امی پل بھر کے لیے خاموش ہو گئیں۔

"نور تو ابھی پڑھ رہی ہے، بہن۔"

"تو میں کون سا ہتھیلی پر سرسوں جمانے کا کہہ رہی ہوں بس نشانی ڈال لیتے ہیں۔ شادی جب تم کہو گی۔"

امی جان سوچ میں پڑ گئیں اور ذرا دور بیٹھی میں تو سناٹے میں آ گئی۔ میں نے ابھی اس نہج پر سوچا بھی نہیں تھا۔ مجھے کتابوں سے عشق تھا ابھی تک میرے دل و دماغ پر کسی خیالی پیکر کا سایہ بھی نہیں تھا۔

امی جان نے پتا نہیں خالہ جان کو کیا جواب دیا۔ مجھے سمجھ نہیں آیا مگر رات کو میں الرٹ ہو گئی۔ مجھے رات کو پڑھنا ہوتا تھا اسی لیے مجھے دوسرے کمرے میں شفٹ کیا گیا تھا۔ دونوں بھائی امی، ابو کے کمرے میں سوتے تھے مگر اس شب میں جانتی تھی کہ امی اب ابو سے یہ معاملہ ڈسکس کریں گی تبھی تو میں ان کے کمرے کے باہر ہی کتابیں لے کر بیٹھنے کا سوچنے لگی مگر امی جان نے کمرے کے اندر جانے کا انتظار نہیں کیا۔ کھانا کھاتے ہی یہ معاملہ پیش کر دیا۔

"مگر نور تو ابھی پڑھتی ہے۔"

"انہیں شادی کی جلدی نہیں ہے بس وہ یہ کام پکا کرنا چاہتے ہیں، لڑکا محنتی اور شریف ہے، گھر بھی ذاتی ہے اور رکشا بھی اس کا اپنا ہے، بھائی صاحب گھر بھر کا خرچ خود چلاتے ہیں۔ شفقت پر گھر کا کوئی بوجھ نہیں۔"

امی جان اس رشتے کی مثبت باتیں بیان کر رہی تھیں۔ ابو جان چند ثانیے خاموش رہے پھر گہری اور ٹھنڈی سانس بھری۔

"ہمارے جیسا گھر، وہی ماحول، اتنی ہی آمدنی، میری شہزادی جیسی بیٹی کے لیے اس سے بہتر......"

"اس سے بہتر کہاں سے آئے گا نور کے ابو...... نیک شریف گھرانا ہے عمر بیت گئی ان کے ساتھ کوئی غلط بات نہیں دیکھی۔"

"چلیں دیکھیں گے۔" ابو جی نے وقت گزارنے کے لیے کہا۔ سچ پوچھیں تو میرے اپنے خیالات ایسے ہی تھے بظاہر اس رشتے میں کوئی ابہام کوئی کمی نظر نہیں آتی تھی مگر اس سے بہتر......؟ میں اپنی سوچوں میں گم ہوئی اور پھر سو گئی۔

رات نیند میں بھی یوں لگا جیسے کسی بڑے برآمدے اور کھلے باغیچے کے گھر میں گھومتی رہی...... گھر اچھا تھا سجا ہوا ہر ضرورت زندگی سے آراستہ...... پورچ میں گاڑی بھی تھی اور...... مگر اس گھر والے کا چہرہ...... تو کیا ہلکا سا پرتو بھی کہیں نظر نہیں آیا۔ اگلی صبح اٹھی تو ذہن پراگندہ سا تھا۔

روما کے گھر جانے کے لیے چادر اوڑھ کر باہر نکلی تو گلی کے نکڑ پر شفقت نظر آ گیا۔ بچپن سنگ گزرا تھا نہ کوئی جھجک نہ شرم مگر آج میں اس سے کترا کر گزرنے لگی تو وہ خود ہی قریب آ گیا۔

"نور چھوڑ آؤں تمہیں، آج اِدھر قریب کی سواری مل گئی سوچا یہاں تک آیا ہوں تو گھر سے کھانا کھاتا جاؤں۔"

"میں چلی جاؤں گی خود ہی۔"

"چلو اتنا قریب بھی نہیں ہے، روز ٹانگیں تھکا کر جاتی ہو آج میں آ ہی گیا ہوں تو چلو۔" اس کا لہجہ بڑا ہی سادہ اور نرم سا تھا۔ میں رکشے میں بیٹھ گئی۔ ایک لمبی سی سڑک تھی اور اس کے اختتام پر وہ آبادی شروع ہوتی تھی۔ رکشا جھٹکے سے رکا اور میں باہر آ گئی۔

میں نے ایک پل اس پر نظر ڈالی، عام سے نقوش والی بالکل عام سی شکل تھی مگر چہرے پر نرمی تھی۔ تعلیم تو اس نے میٹرک تک حاصل کی تھی مگر گفتگو بہت مؤدب ہو کر کرتا۔ اسی کے خیالوں میں مگن چل رہی تھی کہ آنے والی شخصیت سے ٹکرا گئی۔ وہ خزیم تھے، مجھے یوں بدحواس سا دیکھ کر مسکرا دیے۔

"کیا ہوا نور جی؟"

"سوری...... سر بس جانے کس خیال میں تھی۔"

"آج آپ کو فضول کا چکر لگا! روما کو آج ان کی نانی جان لے گئیں دو روز اُدھر رہے گی آپ کا کانٹیکٹ نمبر نہ تھا ورنہ آپ کو......"

"کوئی بات نہیں جی۔" میں بات کر رہی تھی اور میری نظر سامنے تھی، پورچ میں گاڑی کھڑی تھی اور بڑا

www.urdupalace.com

سا باغ اور آگے بڑھ کر طویل و عریض سا برآمدہ...... یوں لگا کہ میرا خواب حقیقت کا روپ ڈھال کر میرے سامنے آ گیا۔

"میں آپ کو ڈراپ کر آتا ہوں۔"

تھوڑی سی حیل و حجت کے بعد میں ان کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ شفقت ابھی تک گلی کے نکڑ پر ہی تھا مجھے یوں گاڑی کی فرنٹ سیٹ سے برآمد ہوتا دیکھا تو ایک تاریک سا سایہ اس کے چہرے پر لہرایا۔ میں نے چادر سر پر جمائی اور اپنے گھر کی طرف چل دی۔

تین دن ٹیوشن سے چھٹی رہی، میرے پاس سوچنے کا کافی ٹائم تھا مگر میں کسی بھی نتیجے پر نہیں پہنچ پائی۔ خالہ جان معمول کے مطابق روزانہ آتیں، پتا نہیں امی جان سے کیا بات ہوئی، میں نے سننے کی کوشش نہیں کی بلکہ وہاں سے ہٹ جاتی۔

تین روز کے بعد روما واپس آئی تو اس کے ساتھ اس کی نانی بھی تھیں۔

"تو تم نور ہو۔"

اتنے غور سے میرا چہرہ دیکھا کہ میں گڑبڑا گئی۔

"اپنے نام جیسی ہی ہو اجلی سی روشن سا چہرہ۔" میرے گال تپ گئے۔

"روما ماں کے بچھڑ جانے کے بعد پہلی دفعہ مجھے خوش اور نارمل لگی...... پہلی دفعہ اس نے کھانے میں اپنی پسند، اپنی رائے دی، ورنہ یہ تو مٹی کا مادھو سی ہو گئی تھی......" وہ ذرا توقف کے بعد ہنس دیں۔ "بلکہ آج تو کچن والی اماں سے لڑ پڑی کہ اس نے نمک زیادہ ڈال دیا۔"

"روما اچھی بچی ہے میڈم، پڑھائی میں بھی اچھی ہے بس ذرا محرومی کا احساس تھا۔ میں نے اس پر مکمل توجہ دی ہے اور......"

"ہوں......" انہوں نے ایک لمبا سا ہنکارا بھرا۔

"آج رات میں یہیں رہوں گی۔ مجھے خزیم سے ذرا دو ٹوک بات کرنی ہے، اس کے بعد میں تم سے ملوں گی۔"

"جی۔" میں کچھ نہیں سمجھی، بس یونہی اثبات میں سر ہلا دیا۔ روما کی نانی اماں ایک دن کے بجائے تین دن وہاں رہیں، میں اپنے وقت پر جاتی، وہ کرسی بچھا کر پاس بیٹھ جاتیں، مجھے یوں لگتا کہ اس تمام وقت میں ان کی نگاہیں میرے وجود پر مرتکز رہتیں...... میں ذرا کانشس سی ہو جاتی...... تیسرے روز خزیم بھی نظر آئے، جانے کیوں مجھے نظریں جھکائے جھینپے سے لگے، ہر عورت کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک خاص حس عطا کی ہوتی ہے۔ بس اسی خاص حس نے مجھے جیسے خبردار سا کر دیا تھا کہ کچھ مختلف کچھ انہونی سی ہونے والی ہے۔ جب روما کی نانی نے امی جان سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو میں لرز گئی۔ زندگی کا عجب سا موڑ تھا میں تو سر تا پا سوال سی بن کر رہ گئی تھی۔

امی جان اور ابو سر جوڑ کر بیٹھے تھے۔ ابو خوش لگ رہے تھے اور امی، پریشان...... اور جس لمحے سے میں ڈر رہی تھی وہ آ ہی گیا۔ اب جواب مجھے دینا تھا، روما کی نانی اماں، خزیم کو بدقت تمام راضی کر پائی تھیں کہ اس گھر کو ایک سمجھ دار خاتون کی ضرورت ہے اور روما کو ایک پیار کرنے والی ہستی کی...... اور یہ تمام خصوصیات روما کی نانی جان کو مجھ بیس سال کی دھان پان سی لڑکی میں نظر آئیں کہ وہ میری طلبگار بن کر آ گئیں۔

میں عجب سے دوراہے پر آن کھڑی ہوئی تھی اگر میرا انتخاب شفقت ہوتا تو...... اور اگر خزیم......

"آپ اپنی نازک سی بچی کس جنجال میں پھنسانا چاہتے ہیں، شادی شدہ مرد اور ایک بچی کا ساتھ وہ کس طرح یہ سب کر پائے گی۔" امی جان رو دینے کو تھیں۔

"نور بیٹی کو وہاں جاتے ایک برس گزر گیا ہے، وہ سب سمجھ گئی ہے آسانی سے اس گھر میں ایڈجسٹ کر لے گی وہاں... اگر خوشیاں اور فراوانی نور کے دروازے پر دستک دے رہی ہے تو ہم کیوں دروازہ مقفل کر کے بیٹھ جائیں۔"

"شفقت جوان ہے، لڑکیاں اپنے لیے ایسی ہی عمر کے شریکِ حیات کی طلبگار ہوتی ہیں، خزیم صاحب لاکھ امیر اور اچھی جاب پر سہی مگر......"

ان دونوں کے مباحثے نے بھی میرے ذہن کا خلفشار کم نہیں کیا۔ میں روما کے گھر جانا نہیں چاہ رہی

www.urdupalace.com

تھی...... دو دن گزر گئے۔ روما کے سالانہ امتحان تھے اور ایک برس کی محنت کا پھل ملنے والا تھا۔ ان دنوں اسے میری ضرورت تھی۔ میں تمام باتوں کو بالائے طاق رکھ کر چل دی۔

ہاں وہ روما ہی تھی جو اونچی آواز میں چلّا رہی تھی۔

''میں کہہ رہی ہوں نور آنٹی کو بلائیں، میں دودھ نہیں پیوں گی.... میں پڑھوں گی بھی نہیں...... اس گھر میں کوئی میری بات نہیں سنتا۔'' انہی ملازموں اور آپا جی کے سامنے وہ یوں بھیگی بلی سی بنی رہتی تھی جن پر اب بری طرح برس رہی تھی۔ میں ایک دم سامنے آ گئی اور بے ساختگی سے بازو وا کر لیے وہ ایک منٹ کو ٹھٹکی، مجھے سامنے پا کر اس کی آنکھوں میں قمقمے سے جل اٹھے اور وہ میرے بازوؤں میں سما گئی۔

میرے الجھے ذہن اور میرے گھر والوں کو میرا جواب مل گیا تھا۔

میری سپید نازک ہتھیلیوں پر خزیم کے نام کی مہندی لگا دی گئی اور میں بہت سادگی سے اپنے پی کے گھر سدھار گئی۔

سادگی کا یہ سارا عمل ہمارے لیے روا رکھا گیا۔ خزیم کی طرف سے کسی شے کی کمی نہ کی گئی تھی۔ اتنے خوب صورت ملبوسات اور زیورات تھے کہ میں گنگ سی رہ گئی تھی۔ خزیم خوش تھے اور روما کی نانی اماں کی آنکھیں اپنی بیٹی کو یاد کر کے اشکبار تھیں۔ عظیم عورت تھیں کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کا گھر اور ساری گرہستی میرے سپرد کر رہی تھیں۔ ابو نے بہت اصرار کیا مگر وہ میری گریجویشن تک رکنے کے لیے تیار نہیں تھیں۔

''بچی اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھے، یہاں اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی اور آسانی سے پڑھائی مکمل کر لے گی۔ چند ماہ تو رہ گئے ہیں۔'' اور واقعی ایسا ہی ہو رہا تھا۔ خزیم خاموش طبیعت کے انسان تھے۔ بس ضروری بات کرتے ورنہ اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف ہو جاتے اور ان کی باتوں کا محور بھی بس روما کی ذات تھی۔ میں جانتی تھی روما کی وجہ سے ہی میں اس گھر میں لائی گئی ہوں پھر بھی کسی وقت دل پر بڑی کاری ضرب لگتی...... روما میری سنگت میں خوش تھی اور اسی خوشی میں میرے مجازی خدا میرے قدر دان ہو گئے تھے۔

روما میں تبدیلی تو آ گئی تھی وہ اب کسی آزاد پنچھی کی طرح اڑتی پھرتی...... خوب صورت رنگ تتلی کی طرح گھومتی پھرتی...... میں نے بھی روما کو ہی اپنی زندگی کا مرکز جان لیا تھا۔

☆☆☆

آپا جی کی بیٹی کچھ دن رہنے کو آئی تھی اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی تھا، عثمان جو روما کے ساتھ مل کر کھیلنا چاہتا مگر وہ اڑ جاتی...... بڑی مشکلوں سے وہ عثمان کے ساتھ کھیل پر آمادہ تو ہو گئی مگر اس بیچارے سے نادانستگی میں گیند روما کے کندھے پر آن لگی۔

روما پہلے تو خوب روئی پھر جھنجلا کر عثمان پر لپکی اور اس کے چہرے پر تھپڑ دے مارا، اس کے ناخن عثمان کے رخسار کو لگے تو وہاں ہلکے سے زخم ہو گئے، بچہ تھا.... بے چین ہو کر رو دیا۔ آپا جی خود تو ہمت نہ کر پائیں معاملہ میری عدالت میں آیا۔

روما کا غصہ بجا نہ تھا اور یوں بھی اس نے عثمان کے ساتھ زیادتی کی تھی، آپا جی میری طرف انصاف طلب نگاہوں سے تک رہی تھیں مگر میں نے روما کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس کا کندھا دبایا۔

''میری بیٹی کو بہت درد ہو رہا ہے' لاؤ میں دبا دوں، عثمان بہت گندا ہے، آپ کو مارتا ہے، رات پاپا آئیں گے تو ان سے بھی شکایت کریں گے۔''

میری بات پر روما مسکرا دی، کاندھے کا درد بھی منٹوں میں رفو چکر ہو گیا اور آپا جی مایوس ہو کر چل دیں۔

زندگی اسی ڈگر پر چلے جا رہی تھی۔ خزیم کے ساتھ زندگی کا یہ سفر بڑی ہم آہنگی اور سکون سے رواں دواں تھا۔ مجھے کسی قسم کی روک ٹوک نہ تھی۔ میں جب چاہتی امی جان کے گھر جا سکتی یا جو بھی میرا جی چاہتا وہی کرتی۔ روما کو میری اتنی عادت ہو گئی تھی کہ وہ

www.urdupalace.com

مجھے ایک پل بھی خود سے جدا نہ کرتی۔
اس روز بھی میں امی جان کی طرف جانے کو تیار ہورہی تھی کہ وہ چلی آئی۔
''ماما آپ کہاں جارہی ہیں۔''
''آپ کی ماما اپنی ماما سے ملنے جارہی ہیں۔'' میں نے بشاشت سے جواب دیا۔
''مگر کیوں؟'' وہ ٹھنک نہ کر بولی۔
''کیونکہ میں انہیں مس کررہی ہوں۔''
''اور جو میں آپ کو مس کروں گی۔''
''لو بھلا میں کوئی رہنے جارہی ہوں وہاں، چند گھنٹوں میں لوٹ آؤں گی...... اچھا چلو تم بھی میرے ساتھ چلو۔''
''نہیں، نہیں......'' وہ یک دم کہہ اٹھی پھر ذرا رک گئی۔
''اصل میں میرا ہوم ورک ہے ناں، میں وہ کروں گی۔'' میں جانتی تھی وہ اپنی نفیس طبیعت کے باعث اس محلے اور گھر میں جانا پسند نہیں کرتی۔ میرے بھائیوں سے بھی ناپسندیدگی کا اظہار کرتی تھی تبھی تو وہ وہاں جانا پسند نہیں کرتی تھی۔
''میں جلد ہی لوٹ آؤں گی پیاری روما۔''
''نہیں...... آپ چلی گئیں تو میں بہت روؤں گی، دودھ بھی نہیں پیوں گی اور......'' وہ ابھی اپنا احتجاج نامہ بڑھانے والی تھی کہ میں بولی۔
''چلو ٹھیک ہے، میں نہیں جاؤں گی، میری بیٹی خوش نہیں تو میں نہیں جاتی۔'' روما خوش ہوگئی اور میں دل مسوس کررہ گئی۔

☆☆☆

اتوار کا روز تھا خزیم گھر پر ہی تھے۔ اوائل سردی کے دن اور ہلکی دھوپ بہت بھلی لگ رہی تھی۔ ملازم جوس کا جگ لے آیا...... میں نے آگے بڑھ کر گلاس میں جوس ڈال کر خزیم کو پیش کیا...... روما کو دیا تو اس نے لینے سے انکار کردیا۔
''میں تو جوس میں برف ڈالوں گی۔''
''روما جوس پہلے ہی کافی ٹھنڈا ہے اور یوں بھی موسم بدل رہا ہے بیٹا، گلا خراب ہی نہ ہوجائے۔''
''نہیں، نہیں مجھے برف چاہیے۔'' اب وہ ملازم پر برسنے لگی تو ملازم فخرو خزیم کی طرف سوالیہ نظروں سے تکنے لگا۔
''منہ کیوں تک رہے ہو فخرو، روما بی بی کہہ رہی ہیں تو برف کا ایک کیوب ڈال دو ان کے گلاس میں۔''
روما خوش ہوگئی تو خزیم کے چہرے پر جیسے سکون اور اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔
''نور جی آپ روما سے بہت پیار کرتی ہیں، اس کی کوئی بات نہیں ٹالتیں۔''
''جی......!''
''سچ پوچھیں تو میں روما کی ممی کے بعد اب کسی خاتون کی رفاقت کا طلبگار نہ تھا اگر امی جان مجھے قسمیں، واسطے دے کر راضی نہ کرلیتیں تو میں اس گھر میں کسی کی آمد برداشت نہیں کرتا...... مگر میں اب خوش ہوں، آپ نے گھر گرہستی اور سب سے بڑھ کر روما کی ذمے داری کو بہت اچھے طریقے سے نبھایا ہے۔'' اپنی تعریف پر میں خوش ہوئی تھی مگر دل کے ایک خانے میں ایک کسک ہوتی ہی رہی، ہوتی ہی رہی...... خزیم کے اس سپاس نامے میں، میں کہاں تھی، کبھی وہ یہ الفاظ نہ بول سکے...... ''ہم، ہم دونوں...... نور میری نور......'' میری سوچیں سرکش سی ہونے لگیں مگر میں نے خود کو مکمل طور پر سنبھال لیا۔
روما صبح اسکول چلی جاتی اور خزیم آفس...... صاف ستھرا آراستہ گھر تھا، کوئی گند، کوئی بکھیڑا نہ تھا، مجھے اپنا پرانا گھر یاد آتا ڈھائی کمروں کا ننھا سا گھر جس میں امی جان اور میں سارا دن چیزیں سمیٹتے رہتے اور بھائی لوگ گند مچاتے رہتے۔
گھر میں ہم نفوس ہی کتنے تھے آپا جی کچن کو عمدگی سے سنبھال لیتیں اور دونوں ملازم بقیہ کام کرلیتے، روما کے آنے کے بعد بھی معمولات میں کوئی مصروفیت نہ ہوتی، خزیم ہم دونوں کو باہر لے جاتے مگر روما کی

www.urdupalace.com

چوائس ہوتی وہ جہاں بھی جانا چاہتی ڈنر بھی باہر ہوتا مگر روما کی پسند سے پزا، برگر...... میں ان چیزوں کی عادی نہیں تھی مجھے باربی کیو یا چائنیز کھانے کو دل کرتا، اگر کسی وقت میں اپنی خواہش کا اظہار کر بھی دیتی تو روما روٹھ جاتی، میں خود ہی لعنت ملامت کرتی اور اسے منانے لگتی۔

خالہ جان میری شادی کے ایک ماہ کے بعد ہی شفقت کی دلہن بیاہ لائیں، میں اکیلے کم ہی جاتی...... مگر اس دفعہ گئی تو امی جان پلیٹ میں لڈو لے آئیں۔

''یہ کہاں سے آئے امی جان؟''

''شفقت کو اللہ نے دو بیٹے دیے ہیں، جڑواں بچے ہیں مگر ماشاءاللہ بہت صحت منداور خوب صورت۔''

''اچھا...... خالہ جان تو بہت خوش ہوں گی۔''

''ہاں سب ہی خوش ہیں...... تمہاری اور شفقت کی شادی میں ایک ماہ کا ہی تو فرق ہے مگر......'' امی جان رک گئیں مگر میں سمجھ گئی کہ وہ کیا استفسار کرنا چاہ رہی ہیں۔

''امی جان! ابھی تو میرے فائنلز ہوئے ہیں۔''

''مگر اب تو فارغ ہوناں......''

''ہاں......''

☆☆☆

''خزیم میں بالکل فارغ سی ہوگئی ہوں وقت نہیں گزرتا۔'' اسی رات کھانے کے بعد ادرک کی چائے کا کپ دیتے ہوئے میں بولی۔

''رزلٹ آئے تو آگے داخلہ لے لینا جو بھی پڑھنا چاہو۔''

''نہیں خزیم، مجھے اب مزید نہیں پڑھنا۔''

''پھر......؟''

''پھر...... اب ہمیں بچہ......'' میں بصد دشواری یہی کہہ سکی تھی۔

''نہیں نور جی......! آپ روما کو اپنی اولاد نہیں جانتیں۔''

''کیسی باتیں کرتے ہیں خزیم، روما میری جان ہے مگر روما بھی اکیلی ہے اگر اس کا کوئی بھائی، بہن......''

w.urdupalace.c

''نہیں نور جی اگر کوئی اور ہمارے اس گھر میں آ گیا تو ہم روما پر پوری توجہ نہیں دے پائیں گے۔''

''خزیم آپ میرا یقین کریں، ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ روما، میری جان ہے اور وہ ہمیشہ دل کے قریب رہے گی۔''

''نہیں نور جی...... میں اگر اس گھر میں آپ کی موجودگی برداشت کر رہا ہوں تو صرف روما کے لیے......''

''اوہ!'' چھناکے سے میرے اندر کچھ ٹوٹ گیا۔ سب حالات سے میں واقف ہوں تو بھلا بار، بار یہ جتلانا۔

مگر اس بحث سے نتیجہ یہ نکلا کہ میں نے دوبارہ بچے کی خواہش ظاہر نہیں کی۔

میرا شاندار گھر، میرا بہترین لباس مجھے اپنے پرانے محلے میں ممیز کرتا تھا...... میں جب کبھی گئی کئیوں نے حسرت سے، بہت سوں نے رشک سے تکا...... اس وقت جیسے دل میں اطمینان کی لہر دوڑ جاتی اور اپنا فیصلہ بڑا ہی خوش کن لگنے لگتا۔

☆☆☆

روما او لیول میں آ گئی تھی، چاند چہرہ تھا اور روشن آنکھیں جو دیکھتا کھو جاتا۔ مگر میں غور کر رہی تھی کہ سرکشی اور خود پسندی اس کی ذات میں داخل ہو گئی تھی اور اس سب کی ذمے دار میں خود کو سمجھتی، وہ اچھا برا کچھ بھی کہہ دیتی میں اسے پلٹ کر سمجھا نہ پاتی۔ بس مجھے یہ بات باور کروا دی گئی تھی کہ میں اس گھر میں صرف روما کی خوشنودی کے لیے ہوں اور یوں بھی سچی بات ہے کہ بن ماں کی بچی جواب مکمل طور پر مجھ پر انحصار کرتی ہے اسے کچھ کہنے کو جی نہ چاہتا۔

روما لانبے قد اور نازک سراپا لیے خاصی جاذب نظر تھی...... وہ چوڑی دار پاجامہ اور فراک پہنتی تو شہزادی لگتی مگر وہ لباس کے معاملے میں بھی میری پسند نہ دیکھتی، جینز کے اوپر ننھی سی شرٹ کبھی ننھا سا اسکارف گلے میں اڑس لیتی تو کبھی اس سے بھی مبرّا ہوتی۔ میرا جی خوش نہ ہوتا مگر کبھی اسے منع نہ کر پائی۔ میں اس کی ماں تو تھی مگر سوتیلی...... میرا اسے کچھ بھی کہنے کا رشتہ نہ تھا میں نہ کوئی سرزنش کر پاتی اور نہ ہی اپنے رائے دیتی۔

ذرا بڑی ہوئی تو سہیلیوں اور انٹرنیٹ کے شوق نے اسے پڑھائی میں کچھ کمزور کر دیا تھا۔

''میری روما کی شخصیت کتنی دبی ہوئی تھی سہمی سی لڑکی مگر شکر یہ نور آپ کی محبت نے اسے کتنا خود اعتماد اور مضبوط بنا دیا ہے بس ایسے ہی بھرپور محبت سے نوازتی جائیں۔'' خزیم خوش ہوتے تو کہتے۔

روما فطرتاً شریف الطبع تھی۔ سہیلیوں کے ساتھ گھومنے اور نت نئے پروگرام بنانے کے باوجود میں نے کبھی کوئی منفی حرکت نہیں دیکھی۔ ابھی تک بچیوں کی طرح بی ہیو کرتی...... کالج سے آتے ہی گھر میں مجھے پکارتی رہتی اور مجھے سامنے پا کر بازو میری گردن میں ڈال لیتی۔ میرے سینے میں ٹھنڈک پڑ جاتی، روما میری لاڈلی بیٹی تھی، وہ کالج میں ہوتی تو میں اس کا انتظار کرتی اور اس کے لیے اس کی پسندیدہ ڈشز بناتی۔ ہم دونوں کا پیار مثالی بن گیا تھا۔ سوتیلے رشتے کو میں نے محبت اور انس کے ساتھ نبھایا تھا۔ خزیم بھی خوش تھے۔

ابھی روما بہت بڑی بھی نہ تھی یا پھر مجھے اب بھی ننھی سی بچی لگتی تھی کہ اس کے لیے خزیم کے دوست کے فرزند کا رشتہ آ گیا۔

''خزیم، روما بہت چھوٹی ہے۔''

''ہاں ہے تو...... میں منع کر دوں گا اسے۔''

میں بھی بھول گئی اور خزیم بھی سنجیدہ نہیں ہوئے مگر اُن کے دوست فرمان علی پھر چلے آئے۔ ان کا صاحبزادہ رحمان تین بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا اور وہ اس کے لیے روما کے خواہشمند تھے۔ خزیم نے منع کیا مگر وہ مانے نہیں، ان کی مسز فون پر مجھے فورس کرنے لگیں تو ہم دونوں اس بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گئے۔ فرمان علی تینوں بیٹیوں کی شادی کر چکے تھے اور اپنے گھر میں روما کی صورت میں بہار لانے کے خواہش مند تھے۔

''نور جی آج فرمان علی کی طرف چلتے ہیں۔ ان کے گھر سے ہو کر آتے ہیں ہم کبھی گئے بھی تو ڈرائنگ

www.urdupalace.com

روم سے اٹھ آئے۔گھر کے ماحول کا اندازہ ہی نہیں ہوا۔" خزیم کا دفتر سے فون آیا تو میں نے کہا۔

" ٹھیک ہے جی۔" خزیم آفس سے آئے تو میں تیار تھی، میں سرخ اور سیاہ امتزاج کی ساڑی باندھے جوڑا بنائے ان کا انتظار کر رہی تھی۔گھر آئے تو مجھے دیکھ کر خوش ہوئے۔

" صحیح لڑکی کی ماں لگ رہی ہو جو اس کے بر دکھوے کو جا رہی ہے۔" وہ میری تعریف بھی کر رہے تھے تو روما کے حوالے سے...... مگر میں روما کے رشتے کے حوالے سے اتنی ایکسائٹڈ ہو رہی تھی کہ میں نے محسوس نہیں کیا۔

اور پھر ہوا یہ کہ ہماری لاڈلی روما کا ہاتھ رحمان علی کے ہاتھ میں تھما دیا گیا۔روما کا سسرالی گھر بہت اچھا گھر تھا۔بہنیں تینوں اپنے گھر کی ہو چکی تھیں، حلیمہ بھابی اور فرمان بھائی بہو کو گھر لا کر اس گھر کی رونق بڑھانا چاہ رہے تھے۔رحمان اچھی پُرکشش شخصیت کا مالک تھا۔مگر اس کا اکلوتا پن اس کے چہرے کے نقوش پر ثبت تھا۔رحمان علی کی والدہ حلیمہ کے چہرے پر مجھے حلیمہ پن نظر نہیں آیا۔خزیم خوش تھے اور روما کی بھی رحمان علی سے دو ملاقاتیں کرائی گئیں، وہ مطمئن تھی۔وہ خوش تھے تو میں ان کی خوشی میں راضی تھی۔

میری ننھی سی روما کو رحمان علی کی دلہن بنا کر رخصت کر دیا گیا تو ہمارا گھر مکمل طور پر خاموشی اور اداسی کا مسکن بن گیا۔اس وقت میرے دل میں یہی خیال آیا کہ امی جان بھی مجھے یوں رخصت کر کے کیسے تنہا سی ہو گئی ہوں گی۔۔یہ جذبات، یہ دکھ اسی وقت ہم سمجھ پاتے ہیں جب ان کا اور اک ہمارے اوپر ہو۔

وہ ہماری پیاری لاڈلی بیٹی تھی۔میں نے اور خزیم نے حیثیت سے بھی بڑھ کر اہتمام کیا تھا۔وہ شادی کے بعد آئی تو بہت خوش تھی۔مسرت اور خوشی کا احساس اس کے انگ انگ سے ظاہر ہو رہا تھا۔میں نے اس رات شکرانے کے نفل ادا کیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ذمے داری ڈالی تھی اسے بڑی کامیابی کے ساتھ نبھا پائی۔

☆☆☆

روزے اور زکوٰۃ کی اہمیت و فوائد
اور
زکوٰۃ نہ دینے کا دردناک عذاب

ابوداؤد شریف میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"تین باتیں ہیں جس شخص نے اختیار کر لی۔ اس نے ایمان کا مزہ پا لیا۔ایک یہ کہ صرف اللہ کی عبادت کرے......دوسرے یہ کہ لا الہ الا اللہ پر اس کا ایمان و اعتقاد ہو......اور تیسرے یہ کہ ہر سال دل کی خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی اس کو ایمان کی لذت اور چاشنی حاصل ہو گی۔

اسلام کی بنیادی تعلیمات، نماز کے بعد زکوٰۃ کا حکم ہے۔ارکان اسلام میں سے ایک رکن، جس مسلمان کے پاس ایک مقررہ مقدار میں مال و دولت موجود ہو، وہ ہر سال حساب لگا کر اپنی اس دولت کا چالیسواں حصہ، غریبوں، مسکینوں اور نیکی کی دیگر مدوں میں خرچ کر دیا کرے۔زکوٰۃ کے خرچ کے لیے اللہ اور رسول نے مقرر کی ہیں۔

قرآن جگہ جگہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی تاکید کرتا ہے، ارشاد ربانی ہے۔" ان مشرکوں کے لیے بڑی خرابی ہے اور ان کا انجام بہت برا ہونے والا ہے۔ جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت کے منکر اور کافر ہیں۔"

مرسلہ: ریحانہ حسن، کراچی

سنہری بات

☆ دوست ہر دکھ کا علاج ہے مگر دوست کے دیے ہوئے دکھ کا کوئی علاج نہیں۔

از: مہرین ضیا، کیماڑی

www.urdupalace.com

شادی کو ابھی ایک ماہ ہی گزرا ہوگا کہ روما کا فون آیا۔ وہ رو رہی تھی۔

''کیا ہوا بیٹا؟'' میرا دل دہل گیا۔

''ماما مجھے یہاں سے لے جائیں، میں یہاں نہیں رہ سکوں گی۔''

''کیا ہوا بتاؤ تو ہوا کیا؟''

''بس ماما، پلیز مجھے بلا لیں۔''

''میں خود آ جاؤں میری جان۔''

''نہیں ماما ڈرائیور کو بھیج دیں وہ کہیں آپ کو کچھ نہ کہہ دیں۔''

''او کے بیٹا۔''

تھوڑی دیر کے بعد وہ میرے سامنے تھی آنکھیں سوجی ہوئی اور ناک سرخ ہو رہی تھی۔ میرے گلے لگ کر رونے لگی میں نے ڈھیروں پیار کیا اور اس سے کچھ نہیں پوچھا۔ رات خزیم آئے تو وہ بھی پریشان ہوئے۔

''پاپا، ہمارا ہنی مون کا پلان پکا تھا مگر عین وقت پر رحمان کے ابو بیمار پڑ گئے، وہ جانے سے انکار کر رہا ہے۔''

بات تو درست تھی باپ کو بیمار چھوڑ کر بھلا وہ کیسے چلا جاتا مگر میں نے روما کی بات سے اختلاف بھلا کہاں سیکھا تھا۔ رحمان کو برا بھلا کہا تو وہ کچھ نرم سی پڑ گئی۔ اگلے دو روز اس کے سسرال سے کسی نے رابطہ نہیں کیا۔ ابھی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے تھے۔ خود بھی وہ بے چین سی رہتی، تیسرے دن رحمان کا فون آیا تو وہ کچھ ڈھیلی پڑ چکی تھی۔ دونوں میں جانے کیا بات ہوئی ایک گھنٹے کے بعد رحمان علی آیا باہر سے ہی گاڑی کا ہارن دیا اور وہ مجھے پیار کرتی ہوئی چل دی۔

دن گزارنا جیسے دشوار ترین امر ہو گیا تھا۔ انہی دنوں دماغ میں ایک عجیب سی سرسراہٹ ہوئی...... اکیلے پن کا احساس مجھے کسی زہریلے ناگ کی طرح ڈسنے لگا تھا۔ تبھی ایک روز پھر خزیم کے سامنے اپنی خواہش بیان کر گئی۔

''خزیم میں بہت تنہا ہو گئی ہوں مجھے بچہ......''

میری اس عجیب سی خواہش پر وہ ایک منٹ کے لیے گنگ رہ گئے اور اگلے لمحے شرمندہ سے۔

''نہیں نور جی...... اب نہیں بہت عجیب سا لگتا ہے اس عمر میں۔''

''خزیم پلیز میری بات مان لیں اگر ہمارے نصیب میں اولاد ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور نواز دے گا۔''

اور واقعی اللہ تعالیٰ کی رحیم ذات نے ہماری قسمت میں اولاد جیسی نعمت لکھی تھی کہ آج ننھی زرش میری گود میں تھی، میں تو دیوانی سی ہو رہی تھی ننھے سے نرم ہاتھ، گلابی رخسار، پیاری سی انگلیاں اور...... اور...... اور مجھ سے زیادہ تو روما باؤلی ہو رہی تھی اسے دیکھ کر......

''ماما میری بہن کو اتنی دیر سے کیوں لائیں دنیا میں۔'' میں ہنس دی بلکہ میرا تو انگ، انگ ہی کھلکھلا رہا تھا۔ اسپتال سے گھر آئی تو روما ساتھ ہی چلی آئی۔

''ماما میں کچھ دن آپ کے ساتھ گزاروں گی۔''

''ٹھیک ہے بیٹا۔'' میں نے غور کیا رحمان علی کے چہرے کے تاثرات عجیب سے ہو رہے تھے۔ باہر نکلتے ہوئے بس خفگی سے بولا۔

''روما، صفیہ آپا کل ہی آئی ہیں اور تم اِدھر رہ رہی ہو، اچھا نہیں لگتا۔''

''وہ تو کافی دن رہیں گی، میں آ جاؤں گی۔''

''ایک ہفتہ وہ اِدھر ہی ہیں بس کل آ جانا۔'' پتا نہیں روما نے کیا کہا میں سن نہیں پائی۔ مگر وہ اگلا پورا ہفتہ واپس نہیں گئی۔ میں نے اس سے کچھ پوچھا نہیں۔ شادی کے بعد کا عرصہ اسی طرح دھوپ چھاؤں کے سے انداز میں گزرا۔ روما کو سرنگوں کرنے کی عادت نہیں تھی۔ اس نے صرف لاڈ پیار ہی دیکھا وہ سسرال اور میاں کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے میں ناکام سی ہو رہی تھی۔ جب کوئی بات ناگوار گزرتی تو مجھے فون کر دیتی۔

''ماما، ماما پلیز مجھے بلا لیں یا خود آ جائیں۔'' میں اس کی محبت میں سرشار بھاگی چلی جاتی، کبھی مقدمہ خزیم کی عدالت تک پہنچتا اور کبھی صورتِ حال کو ان تک

www.urdupalace.com

واضح ہونے نہ دیتی۔ اسے بھی میری محبت پر اعتماد تھا وہ جانتی تھی کہ میں اس کے کسی فیصلے کی نفی کر ہی نہیں سکتی تھی۔ وہ دو آنسو بہاتی تو میں اپنے بازو وا کر کے ان میں سمو لیتی۔

زرش اب چار ماہ کی تھی تو روما پھر ناراض ہو کر چلی آئی۔ اس دفعہ بھی وجہ معمولی سی تھی مگر روما نے اسے جی کا جنجال بنا ڈالا تھا۔ گھر کی ملازمہ کی لگائی بجھائی نے اسے بھڑکا دیا تا اور وہ نا سمجھی میں گھر چھوڑ کر چل دی تھی۔

میرا دل اب خوفزدہ سا ہو رہا تھا۔ روما اگر درست بھی تھی پھر بھی اس کے گھر والے یہ وتیرہ کب تک برداشت کر پاتے۔ کہیں حالات خراب ہی ہوتے نہ چلے جائیں۔ کبھی دل چاہتا کہ خزیم کو ساری تفصیل بتاؤں مگر ڈر جاتی کہ کہیں خزیم مجھ سے بدظن نہ ہو جائیں۔ میری ساری زندگی کا ایثار، میری برسوں کی محنت پل بھر میں اکارت ہو جاتی اور یوں بھی روما پریشان ہو کر میرے ساتھ لگ جاتی تو میرا جی چاہتا کہ اس کی حمایت میں سب سے لڑ پڑوں اور ان کو جھوٹا ثابت کر کے اپنی روما کو فاتح قرار دے دوں۔

رات دھیرے، دھیرے بیتی جاتی تھی ننھی زرش کسمسائی تو میرے خیالات کا ریلا تھم سا گیا۔ جانے کتنے پہر گزر گئے اور میں اپنی گزری زندگی کے ایک، ایک پل کو محسوس کرتی رہی...... کھوجتی ہی رہی۔

رمضان کا بابرکت مہینہ قریب تھا۔ خزیم اور میں باقاعدگی سے روزے رکھتے تھے۔ میں سحر اور افطار پر خوب اہتمام کرتی، خزیم کھانے میں بہت احتیاط کرتے مگر رمضان کے مہینے میں بے اعتدالی کر لیتے۔

آج تیز چلنے کی کوشش کرنے میں ننھی زرش گر گئی تھی، گھٹنے چھل گئے تھے۔ بچی کو دوائی لگا کر...... خوب بہلا کر سلا دیا اور کچن میں آ گئی۔ تبھی میرے قریب پڑا موبائل بج اٹھا۔ دوسری طرف روما تھی۔

روہانسی ہو رہی تھی۔

''ماما۔ ماما پلیز مجھے لے جائیں...... رمضان شروع ہونے والا ہے اور رفیعہ آپا فیصل آباد سے پورا ماہ رہنے کے لیے آ رہی ہیں، آپ کو تو ان کے بچوں کی عادت کا پتا ہی ہے۔''

''کیا ہوا بیٹا تو پھر کیا ہوا؟''

''ماما میں نے رحمان علی سے کہہ دیا ہے میں تمہاری بہن کے خاندان کی خدمت نہیں کر سکتی، مجھے خود روزے رکھنے ہیں، عبادت کرنی ہے اور......''

''اور رحمان علی نے کیا کہا بیٹا۔''

''وہ تو آپ کو پتا ہی ہے ماما، اپنی بہنوں کے دیوانے ہیں، کہنے لگے اگر اس دفعہ تم گئیں تو واپس لینے نہیں آؤں گا وہیں رہنا۔''

''تو......''

''تو کیا' میں نے انہیں کہہ دیا کہ میری ماما مجھے بہت پیار کرتی ہیں، وہ اتنی گرمی میں آپ کے کچن میں جلنے نہیں دیں گی، میں ان کے پاس جا کر آرام کروں گی۔'' بات تو مکمل میری سمجھ میں آ چکی تھی اور ہمیشہ کی طرح مجھے یہی کہنا چاہیے تھا کہ روما میری جان تم فکر نہیں کرو میں، تمہیں لینے آؤں گی اور پھولوں کی سیج پر بٹھاؤں گی۔ مگر میں حیران رہ گئی وہ میں ہی تھی۔ ہاں میں نور خزیم جو سخت لہجے میں روما کو کہہ رہی تھی۔

''روما بچی اپنے گھر میں دل لگاؤ، پورا رمضان اپنے گھر میں گزارو اپنے مجازی خدا اور اس کے خاندان کے ساتھ...... تمہارے پاپا تمہاری عیدی لے کر عید کے روز تمہارے گھر آئیں گے اور عید کے اگلے روز اپنے میاں اور سسرال والوں کے ساتھ تمہاری شاندار دعوت ہو گی۔'' میں بات ختم کر کے فون بند کر دینا چاہتی تھی مگر اس سے ہی پہلے فون کا رابطہ منقطع کر دیا گیا۔

فون بند کرتے ہی مجھے یہ احساس سکون دے گیا کہ آج میں نے ایک صحیح پیار کرنے والی ماں کا اعزاز پا لیا۔

روما اور زرش...... میں دو بیٹیوں کی ماں ہوں اور...... اور آج میں نے روما کو انگلیاں بجلی کے سوئچ میں دینے سے بچا لیا ہے۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com